نیوی نیوز

ABC سے تصدیق شدہ

فروری ۲۰۲۳

TOGETHER FOR PEACE
EXERCISE AMAN 2023
KARACHI, PAKISTAN

کثیر الملکی بحری مشق

امن-2023

امن کے لئے متحد

ماہنامہ

نیوی نیوز

ABC سے تصدیق شدہ (Regn # 16(1381) /15-ABC)

جلد: ۳۵ شمارہ: ۱۱ فروری ۲۰۲۳

پیٹرن ان چیف

ریئر ایڈمرل نعیم سرور ستارۂ امتیاز (ملٹری)

چیف ایڈیٹر

کمانڈر ذاکر حسین خان تمغۂ امتیاز (ملٹری) پی این

ایڈیٹرز

لیفٹیننٹ کمانڈر صبار یاست پی این

لیفٹیننٹ کمانڈر عمیر سلطان پی این

رپورٹس

لیفٹیننٹ کمانڈر صہیب سبحانی پی این

لیفٹیننٹ باسط علی پی این

سب ایڈیٹر

فیاض احمد عباسی

گرافک ڈیزائنر

ماجد نواز

فوٹو گرافرز

دلاور خان، تنویر احمد، بابر شہزاد

سید وقاص رضا، بلال

شعبۂ تعلقاتِ عامہ۔ پاک بحریہ

فون: 051-20062799

فیکس: 051-20062364

magazinenavynews@gmail.com

قیمت نیوی نیوز: -/290 روپے

مارکیٹنگ اور اشتہارات: 051-20062799

نوٹ: نیوی نیوز میں شائع ہونے والی تحریروں میں بیان خیالات، حوالہ جات اور آراء مضمون نگاروں کے ذاتی ہوتے ہیں اور ضروری نہیں کہ وہ پاکستان نیوی یا نیوی نیوز کے ایڈیٹوریل بورڈ کی پالیسی کے عکاس ہوں۔
نیوی نیوز کا ایڈیٹوریل بورڈ شمارے میں شائع شدہ اشتہارات کے غیر حقیقی ہونے کا ذمہ دار نہیں ہے۔

فہرست

پی این سرگرمیاں

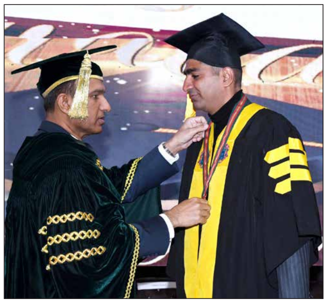

کانووکیشن
کالج آف فزیشنز سرجنز پاکستان
۲

چیف آف دی نیول اسٹاف اوپن فورم۔ کراچی
۳

نیول چیف کا ساحلی یونٹس کا دورہ
۴

لاجسٹکس کمانڈ ایفیشینسی ایوارڈز
۵

دفاعی خود انحصاری کا سنگِ میل
ملکی سطح پر ڈیزائن کردہ گن بوٹ کی تیاری
۶

یومِ والدین۔ کیڈٹ کالج سانگھڑ
۷

پنواور کرز میں اسناد و اعزازات کی تقسیم

۸

پاکستان نیوی فنشنگ سکول
تقریبِ تفویضِ ایوارڈز

۹

صدر پنوا کا دورۂ کراچی

۱۰

کمانڈر پاکستان فلیٹ کی تبدیلی
کمکار کمانڈ کی تبدیلی

۱۲

پاک میرینز پاسنگ آؤٹ پریڈ

۱۳

کمانڈر ویسٹ کا بحریہ ماڈل کالج گوادر کا دورہ/
شمالی بحیرہ عرب میں انسدادِ اسمگلنگ کا مشترکہ آپریشن/
لیکچر۔ پاکستان نیوی سکول آف لاجسٹکس

۱۴

تربیتی ورکشاپ/ سرکاری گرلز کالج اور بوائز ہائی سکول
میں کتب اور فرنیچر کی تقسیم/
یومِ یکجہتی کشمیر۔ بحریہ کالج اینکر یج/ بحریہ کالج اورماڑہ

۱۵

پی این فری میڈیکل کیمپ/ کمانڈ اینڈ اسٹاف کالج کوئٹہ
کے کورس شرکاء کا پاکستان نیول اکیڈمی کا دورہ/
پی این لاء فیئر سیمینار

۱۶

کیڈٹ کالج سانگھڑ میں سولر سسٹم کی تنصیب/
فلیٹ کمانڈ والی بال چیمپئن شپ

۱۷

مضمون

روزہ۔۔۔محض فریضہ نہیں کرم ہے اس کا

۱۸

کمانڈر شکیل پی این

ریڈیو۔آواز کی دنیا
(ریڈیو کے عالمی دن کے موقع پر خصوصی تحریر)

۲۰

سید عابس رضا کاظمی

پاکستان کا معاشی مستقبل
بلیوا کانومی کے تناظر میں

۲۲

افتخار خانزادہ

کانووکیشن

کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان

کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز پاکستان کے 55ویں کانووکیشن کی تقریب اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ چیف آف دی نیول اسٹاف ایڈمرل محمد امجد خان نیازی تقریب کے مہمانِ خصوصی تھے۔ مہمانِ خصوصی نے پوزیشنز ہولڈرز، فیلوز اور کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز کے ممبران میں میڈلز اور ڈگریاں تقسیم کیں۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مہمانِ خصوصی نے طلباء، والدین اور فیکلٹی کو اہم سنگ میل عبور کرنے پر مبارکباد پیش کی۔ انہوں نے طلباء کو نصیحت کی کہ انہیں میڈیکل کے جدید ترین علوم سے باخبر رہتے ہوئے اپنے مریضوں کی بہترین دیکھ بھال کرنا ہوگی۔ مہمانِ خصوصی نے کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز کی جانب سے قائم کیے جانے والے پوسٹ گریجویٹ میڈیکل ایجوکیشن کے مقامی نظام کو سراہا جس سے ملک میں بنیادی اور اسپیشلسٹ ہیلتھ کیئر کی سہولیات بہتر ہوئی ہیں۔

قبل ازیں, اپنے استقبالیہ خطاب میں کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز کے صدر نے حاضرین کو بتایا کہ کالج نے حال ہی میں لیور ٹرانسپلانٹ میں فیلو شپ پروگرام شروع کیا ہے اور لاہور میں پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹی ٹیوٹ ریسرچ سینٹر اور سکھر کے قریب گمبٹ میں ایک انسٹی ٹیوٹ سے الحاق کیا ہے۔ مزید یہ کہ کالج آف فزیشنز اینڈ سرجنز نے گمبٹ اور گلگت بلتستان میں نئے علاقائی مراکز بھی قائم کیے ہیں۔

چیف آف دی نیول اسٹاف اوپن فورم۔ کراچی

کراچی میں چیف آف دی نیول اسٹاف اوپن فورم کا انعقاد کیا گیا۔ اوپن فورم کے مہمانِ خصوصی چیف آف دی نیول اسٹاف، ایڈمرل محمد امجد خان نیازی تھے۔ اوپن فورم میں فیلڈ کمانڈز کے آفیسرز، سی پی اوز/ سیلرز اور نیوی سویلینز نے شرکت کی۔

اوپن فورم کے دوران ڈپٹی چیف آف نیول اسٹاف (ویلفیئر اینڈ ہاؤسنگ) ریئر ایڈمرل عامر محمود نے پاک بحریہ کے ترقیاتی منصوبوں، جنگی صلاحیتوں اور فلاح و بہبود کے اقدامات اور جاری منصوبوں کے حوالے سے بریفنگ دی۔ اوپن فورم میں شریک سی پی اوز/ سیلرز اور نیوی سویلینز نے اجتماعی مسائل کے بارے میں سوالات کیے جن کے تسلی بخش جوابات دیے گئے۔ چیف آف دی نیول اسٹاف نے اوپن فورم میں پیش کیے گئے نکات کے حل کے لیے احکامات بھی جاری کیے۔

چیف آف دی نیول اسٹاف نے اپنے اختتامی کلمات میں سامعین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک اس وقت مالی مشکلات کا شکار ہے اور مہنگائی میں روز و شب اضافہ ہو رہا۔ ان حالات میں ہمیں قناعت پسندی اختیار کرنی چاہیے اور غیر ضروری اخراجات سے اجتناب کرنا چاہئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بچوں کی اچھی تربیت کریں اور انہیں معیاری تعلیم سے آراستہ کریں۔ چیف آف دی نیول اسٹاف نے کہا کہ موجودہ حالات کے تناظر میں کسی بھی سوشل میڈیا پر جاری مہم کا حصہ نہ بنیں اور نہ ہی کسی بھی قسم کی افواہ پر کان دھریں، آپ صرف اور صرف اپنے کام پر بھرپور توجہ دیں۔

نیول چیف کا ساحلی یونٹس کا دورہ

نیول چیف ایڈمرل محمد امجد خان نیازی نے ساحلی علاقوں میں اگلے مورچوں کا دورہ کیا۔ ساحلی علاقے تربت پہنچنے پر اُس وقت کے کمانڈر پاکستان فلیٹ، وائس ایڈمرل اویس احمد بلگرامی نے نیول چیف کا استقبال کیا۔

سربراہ پاک بحریہ کو یونٹس اور وہاں تعینات جوانوں کی آپریشنل تیاریوں کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ نیول چیف نے اگلے مورچوں پر تعینات جوانوں سے بات چیت کی اور آپریشنل و جنگی تیاریوں پر مکمل اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے ملک کے ناقابلِ تسخیر دفاع کو یقینی بنانے میں افسروں اور جوانوں کے بلند حوصلے کو سراہا۔

دورے کے دوران نیول چیف نے 25 بستروں پر مشتمل ہسپتال کا افتتاح بھی کیا۔ اس جدید ہسپتال کے قیام کا مقصد جوانوں کے ساتھ ساتھ مقامی آبادی کو بھی معیاری طبی سہولیات فراہم کرنا ہے۔ اس موقع پر نیول چیف نے ملک کی بحری سرحدوں کے تحفظ کے ساتھ ساتھ ساحلی آبادی کی سماجی و اقتصادی ترقی کو یقینی بنانے کیلئے پاک بحریہ کے عزم کا اعادہ کیا۔

لاجسٹکس کمانڈ ایفیشینسی ایوارڈز

لاجسٹکس کمانڈ ایفیشینسی ایوارڈز تفویض کرنے کی تقریب کراچی میں منعقد ہوئی جس کے مہمانِ خصوصی پاک بحریہ کے سربراہ ایڈمرل محمد امجد خان نیازی تھے۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے چیف آف دی نیول سٹاف ، ایڈمرل محمد امجد خان نیازی نے لاجسٹکس کمانڈ کی یونٹس اور ورک فورس کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو سراہا اور ایوارڈز حاصل کرنے والی یونٹس کو مبارک باد دی۔ انہوں نے کہا کہ سخت محنت، غیر متزلزل لگن اور جذبہِ تعمیر ہمیشہ سے لاجسٹکس کمانڈ کا خاصہ رہا ہے۔ نیول چیف نے مزید کہا کہ اپنے فرائض مکمل ایمانداری سے انجام دیں، پیشہ ورانہ مہارتوں میں مزید اضافہ کریں اور سیفٹی کے اُصولوں پر کاربند رہیں۔ مہمانِ خصوصی نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی یونٹس میں انعامات تقسیم کیے۔

کمانڈر لاجسٹکس ریئر ایڈمرل حبیب الرحمٰن نے استقبالیہ خطاب کے دوران حاضرین کو لاجسٹکس کمانڈ کی چیدہ چیدہ کامیابیوں کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ لاجسٹکس کمانڈ نے تندہی سے کام کر کے کثیر زرمبادلہ بچایا۔ بعدازاں مکمل کئے گئے 107 میں سے 25 پروجیکٹ پر رپورٹ پیش کی گئی۔

دفاعی خودانحصاری کا سنگِ میل

ملکی سطح پر ڈیزائن کردہ گن بوٹ کی تیاری

وزارتِ دفاعی پیداوار، پاکستان نیوی اور کراچی شپ یارڈ اینڈ انجینئرنگ ورکس کی کاوشوں سے پاکستان میں جہاز سازی ممکن ہو چکی ہے۔ اس حوالے سے مقامی طور پر ڈیزائن کردہ گن بوٹ کی تعمیر کے آغاز کی تقریب کراچی شپ یارڈ اینڈ انجینئرنگ ورکس میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی اُس وقت کے کمانڈر پاکستان فلیٹ، وائس ایڈمرل اویس احمد بلگرامی تھے۔

تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مہمانِ خصوصی نے کہا کہ پاک بحریہ کے لیے مقامی طور پر ڈیزائن کی گئی پہلی گن بوٹ کی تعمیر کا آغاز باعث فخر ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاک بحریہ خطے میں ابھرتی ہوئی جیو اسٹریٹجک صورتحال سے آگاہ ہے اور کسی بھی قسم کے ناپاک عزائم کا مقابلہ کرنے کے لیے بحری صلاحیتوں کو بڑھانے کے لیے کوشاں ہے۔ مہمانِ خصوصی نے مقامی طور پر گن بوٹ کو ڈیزائن کرنے کے تاریخی سنگ میل پر وزارتِ دفاعی پیداوار، پاک بحریہ اور کراچی شپ یارڈ کی مشترکہ کاوشوں کو سراہا اور جہاز سازی میں مہارت حاصل کرنے کے پاک بحریہ کے عزم کی تجدید کی۔

قبل ازیں اپنے استقبالیہ خطاب میں کراچی شپ یارڈ اینڈ انجینئرنگ ورکس کے مینجنگ ڈائریکٹر ریئر ایڈمرل سلمان الیاس نے کراچی شپ یارڈ کی جہاز سازی میں خودانحصاری کے حوالے سے حکومتِ پاکستان اور پاک بحریہ کے مقررہ اہداف پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کراچی شپ یارڈ میں جاری دیگر منصوبوں سے بھی حاضرین کو آگاہ کیا۔

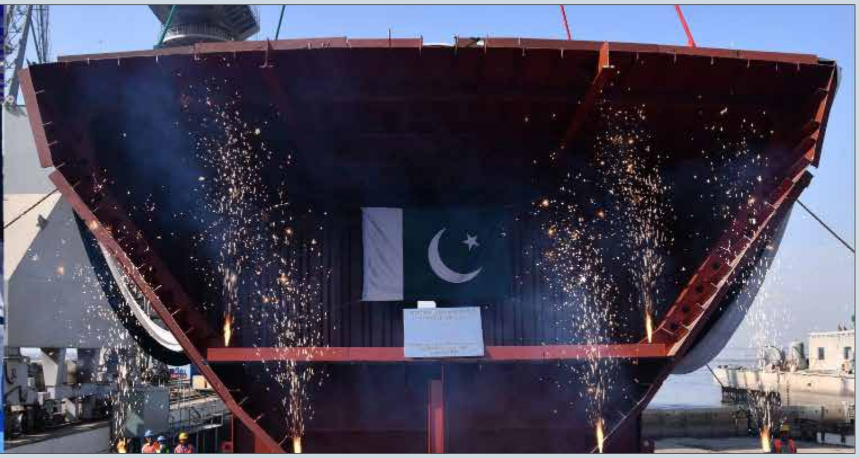

یومِ والدین۔ کیڈٹ کالج سانگھڑ

کیڈٹ کالج سانگھڑ کے 26 ویں یومِ والدین کا انعقاد حال ہی میں ہوا جس کی مہمانِ خصوصی وفاقی وزیر برائے تخفیفِ غربت اور سماجی تحفظ محترمہ شازیہ مری تھیں۔ کالج آمد پر کمانڈنٹ کیڈٹ کالج سانگھڑ کموڈور ذیشان علی نے مہمانِ خصوصی کا استقبال کیا۔ کیڈٹس کے چاق و چوبند دستے نے اعزازی سلامی پیش کی۔

حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے مہمانِ خصوصی نے کالج کو ایک مسلمہ تعلیمی ادارہ بنانے کے ضمن میں کالج انتظامیہ کی کاوشوں کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ کیڈٹ کالج سانگھڑ سندھ کے نوجوانوں کو بہترین تربیتی سہولیات فراہم کر رہا ہے جو قابلِ ستائش ہے۔ وفاقی وزیر نے کہا کہ وہ حکومتِ پاکستان کی جانب سے کالج انتظامیہ کو مکمل تعاون کا یقین دلاتی ہیں۔ انہوں نے کالج میں 400 کلوواٹ کا سولر انرجی منصوبہ نصب کرنے اور کالج کی ترقی و توسیع کے لیے گرانٹ کا اعلان کیا۔ مہمانِ خصوصی نے سیلاب اور اس کی تباہ کاریوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک عالمی مسئلہ ہے اور سیلاب متاثرین کی ہر ممکن مدد کے لیے وفاقی و صوبائی حکومت کے ساتھ مل کر پاک بحریہ نے جو کلیدی کردار ادا کیا وہ نہایت اہم ہے بالخصوص ضلع سانگھڑ اور گردونواح میں امدادی کاوشوں میں پاک بحریہ پیش پیش رہی اور عوام کی جان و مال کی حفاظت کے لیے ممکنہ اقدامات کیے۔

وفاقی وزیر کے ہمراہ صوبائی وزیر برائے کان و معدنیات سندھ، میر شبیر علی بجرانی نے بھی شرکت کی اور شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کیڈٹس کی مثالی تربیت پر کالج انتظامیہ اور پاک بحریہ کی کاوشوں کو سراہا اور کالج کی ترقی اور تعمیرِ نو میں ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

قبل ازیں، کالج کے کمانڈنٹ نے اپنے استقبالیہ خطاب کے دوران کالج کی سالانہ رپورٹ پیش کی اور تعلیمی، کھیلوں اور ہم نصابی سرگرمیوں میں کیڈٹس کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کالج میں جاری ترقیاتی کاموں اور منصوبوں سے متعلق بھی حاضرین کو آگاہ کیا۔

تقریب میں کیڈٹس نے جسمانی کرتب، پی ٹی شو، ٹائیگر سکواڈ کی خصوصی ڈرل، ہارس شو جمپنگ، نیزہ بازی اور جمناسٹک کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ مہمانِ خصوصی نے تعلیمی، کھیلوں اور ہم نصابی سرگرمیوں میں بہترین کارکردگی دکھانے والے کیڈٹس کو انعامات اور ٹرافیاں دیں۔ اعلیٰ اعزازات، اسٹک آف آنر اور بیج آف آنر بالترتیب سابق کیڈٹ محمد طلحہ اور سابق کیڈٹ معاویہ انور نے حاصل کیے۔ سابق کیڈٹ احمد علی بروہی کو قائدِ اعظم میڈل کے ایوارڈ سے نوازا گیا۔ سال کے بہترین اسٹاف آفیسر عرفان علی سوہو اور بہترین ٹیچر پرویز علی ڈہانی قرار پائے۔ علامہ آئی آئی قاضی ڈویژن کو "چیمپئن ڈویژن" قرار دیا گیا۔ تقریب کے اختتام پر مہمانِ خصوصی نے آرٹس، سائنس اور ثقافتی نمائش کا بھی دورہ کیا اور مختلف قسم کے سائنس اور فنی پراجیکٹس کی نمائش پر کیڈٹس کی کاوشوں کو سراہا۔

پنوا ورکرز میں اسناد و اعزازات کی تقسیم

پاکستان نیوی ویمن ایسوسی ایشن (پنوا) پاک بحریہ کی ایک فلاحی تنظیم ہے جو پاک بحریہ کے اہلِ خانہ خصوصاً خواتین کی فلاح و بہبود کے لیے سرگرمِ عمل ہے۔ پنوا منصوبوں کی کامیابی اور پنوا مشن کی تکمیل میں پنوا ورکرز کی فرض شناسی لگن اور جذبے کا کلیدی کردار ہے۔ پنوا ورکرز کی محنت اور کاوشوں کو سراہنے کے لیے اسلام آباد میں ایک خصوصی تقریب کا انعقاد کیا گیا جس کے دوران پنوا ورکرز میں اسناد و اعزازات تقسیم کیے گئے۔ تقریب کی مہمانِ خصوصی صدر پنوا، بیگم عامرہ امجد تھیں۔ تقریب میں سینئر پنوا ممبران سمیت خواتین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

صدر پنوا نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پنوا کی کامیابی میں پنوا کے عملے کا کردار نہایت ہی اہم ہے۔ پنوا کے عملے کی محنت اور لگن کی بدولت ہی پنوا کے اغراض و مقاصد کا حصول ممکن ہوتا ہے۔ شرکاء کو مخاطب کرتے ہوئے صدر پنوا نے کہا کہ مجھے اُمید ہے کہ مستقبل میں بھی آپ لوگ اسی جوش و جذبے کے ساتھ اپنے فرائض کی ادائیگی اور پنوا کی کامیابی و کامرانی کے لیے کوشاں رہیں گے۔

پاکستان نیوی فنشنگ سکول ۔ تقریبِ تفویضِ ایوارڈز

پاکستان نیوی فنشنگ سکول اسلام آباد کی سالانہ تقریبِ تقسیمِ ایوارڈز کا انعقاد حال ہی میں کیا گیا۔ تقریب کی مہمانِ خصوصی صدر پاکستان نیوی فنشنگ سکول، بیگم عامرہ امجد تھیں۔

تقریب کے دوران مہمانِ خصوصی نے تیسرے اور چوتھے پرسنل ایکسیلنس کورسز کے شرکاء، مہمان مقررین اور فنشنگ سکول کی اساتذہ میں ایوارڈز اور اسناد تقسیم کیں۔

صدر پاکستان نیوی فنشنگ سکول نے ایوارڈز و اسناد حاصل کرنے والی خواتین کی لگن، جذبے اور محنت کو سراہا۔ انہوں نے سال بھر مختلف کورسز کے کامیاب انعقاد پر سکول کی فیکلٹی اور اسٹاف کی کاوشوں کی تعریف کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ خواتین اور بچیوں کی صلاحیتوں کو نکھارنے میں پاکستان نیوی فنشنگ سکول قابلِ ذکر کردار ادا کر رہا ہے۔

صدر پنوا کا دورۂ کراچی

(سپیشل چلڈرن سکول کارساز کا دورہ اور بحریہ کالج کارساز کے جونیئر ونگ کا افتتاح)

صدر پنوا، بیگم عامرہ امجد نے گزشتہ دنوں سپیشل چلڈرن سکول کارساز اور بحریہ کالج کارساز کا دورہ کیا۔

سپیشل چلڈرن سکول کارساز کے دورے کے دوران صدر پنوا نے نصابی و ہم نصابی سرگرمیوں میں نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلباء و طالبات میں اسناد تقسیم کیں۔ اس موقع پر پنوا اور ناؤ کلب کی سینئر ممبران بھی آپ کے ہمراہ تھیں۔ دورے کے دوران آپ کو سکول کے متعلق تفصیلی بریفنگ بھی دی گئی۔

صدر پنوا نے سپیشل چلڈرن سکول کے طلباء و طالبات کی صلاحیتوں کو سراہا اور اِن کی تعلیم و تربیت کے ضمن میں سکول انتظامیہ کی محنت اور کاوشوں کی تعریف کی۔

دورۂ کراچی کے دوران بیگم عامرہ امجد نے بحریہ کالج کارساز کے جونیئر ونگ کا افتتاح بھی کیا۔ افتتاح کے بعد انہوں نے جونیئر ونگ کا دورہ کیا اور بچوں کے ساتھ گھل مل گئیں۔ آپ کو جونیئر ونگ میں فراہم کی جانے والی تعلیمی سہولیات کے بارے میں بریفنگ بھی دی گئی۔

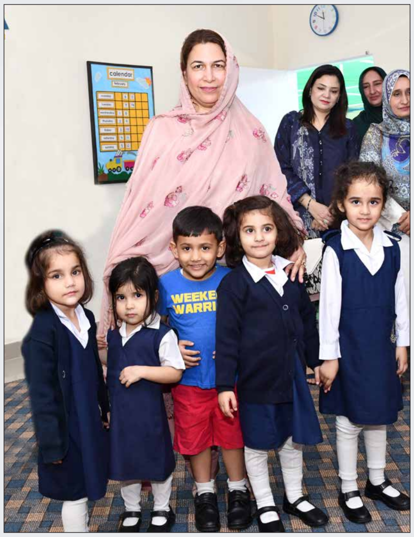

''سی این ایس اسپانسر اے چائلڈ اسکیم''

CNS Sponsor a Child Scheme

پاک بحریہ اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ملک بھر میں معیاری فروغِ تعلیم کے لیے بھی ہمہ وقت کوشاں ہے۔اس سلسلے میں بلوچستان کی ساحلی آبادی کی طرف خصوصی توجہ دی جاتی ہے۔پاک بحریہ کی جانب سے ساحلی علاقوں میں کئی تعلیمی ادارے قائم کیے گئے ہیں جہاں مقامی طلباء وطالبات معیاری تعلیم وتربیت حاصل کرتے ہیں۔ساحلی علاقوں کے مستحق طلباء وطالبات کے لیے پاک بحریہ نے سال 2012 میں ''سی این ایس سپانسر اے چائلڈ سکیم'' کا آغاز کیا۔اس سکیم کا مقصد مستحق خاندانوں کے بچوں کے لیے اعلیٰ تعلیمی سہولیات کی دستیابی کو ممکن بنانا ہے اور انہیں علم جیسی دولت سے آراستہ کرکے معاشرے کا کارآمد فرد بنانا ہے۔

معاشرے کا کوئی بھی فرد پاک بحریہ کے اس نیک مقصد میں اپنا حصہ ڈال سکتا ہے۔''سی این ایس اسپانسر اے چائلڈ اسکیم'' کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

ایک تعلیمی سال کے لیے ایک بچے کی اسپانسر شپ (ٹیوشن فیس، کتابیں، یونیفارم، سٹیشنری) -/18,000 روپے

نصف اسپانسر شپ ایک تعلیمی سال کے لیے (ٹیوشن فیس) -/9,000 روپے

برائے رابطہ:

سینئر اسٹاف آفیسر (ایجوکیشن) آفس، ہیڈکوارٹر کوسٹل کمانڈ، 10 لیاقت بیرکس۔کراچی | فون: 021-48506811-48506205 |

اکاؤنٹ ٹائٹل: 'CNS Sponsor a Child Scheme Fund Account'

بنک اسلامی، پی آئی ڈی سی برانچ کراچی۔برانچ کوڈ 1088 | IBAN No.PK55BKIP0108839319190136

کمانڈر پاکستان فلیٹ کی تبدیلی

کمانڈر پاکستان فلیٹ کی تبدیلی کی تقریب کراچی میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے دوران وائس ایڈمرل اویس احمد بلگرامی نے نئے تعینات ہونے والے کمانڈر پاکستان فلیٹ، ریئر ایڈمرل محمد فیصل عباسی کو کمانڈ کی ذمہ داریاں تفویض کیں۔

ریئر ایڈمرل محمد فیصل عباسی پاکستان نیوی وار کالج لاہور اور نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی اسلام آباد کے گریجویٹ ہیں۔ آپ ایک شاندار سروس کیریئر کے حامل آفیسر ہیں اور متعدد کمانڈ اینڈ اسٹاف عہدوں پر کام کرنے کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ آپ کی شاندار خدمات کے اعتراف میں حکومتِ پاکستان کی طرف سے آپ کو ستارہ امتیاز (ملٹری) اور ہلال امتیاز (ملٹری) سے نوازا جا چکا ہے۔

تبدیلی کمان کی تقریب میں پاک بحریہ کے آفیسرز، سی پی اوز/سیلرز اور نیوی سویلینز نے شرکت کی۔

کمکار کمانڈ کی تبدیلی

کمکار کمانڈ کی تبدیلی کی تقریب کراچی میں منعقد ہوئی۔ تقریب کے دوران ریئر ایڈمرل میاں ذاکراللہ جان نے کمانڈ کی ذمہ داریاں ریئر ایڈمرل محمد سلیم کے سپرد کیں۔ بحثیت کمانڈر کراچی ریئر ایڈمرل محمد سلیم پاک بحریہ کی کراچی میں واقع تمام تربیتی یونٹس کے کمانڈر رہوں گے۔

ریئر ایڈمرل محمد سلیم نے 1989 میں پاک بحریہ کی آپریشنز برانچ میں کمیشن حاصل کیا۔ ریئر ایڈمرل محمد سلیم کئی کمانڈ اینڈ اسٹاف تقرریوں پر کام کرنے کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ آپ پی این وار کالج لاہور کے گریجویٹ ہیں اور نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی اسلام آباد سے نیشنل سیکیورٹی اینڈ وار سٹڈیز میں ماسٹرز کیا ہے۔ آپ کی غیر معمولی پیشہ ورانہ خدمات کے اعتراف میں آپ کو ہلالِ امتیاز (ملٹری) سے نوازا جا چکا ہے۔

پاک میرینز پاسنگ آؤٹ پریڈ

پاک میرینز کے 66ویں بیچ کی پاسنگ آؤٹ پریڈ کا انعقاد میرینز ٹریننگ سینٹر گوادر میں کیا گیا۔ پاسنگ آؤٹ پریڈ کی تقریب کے مہمانِ خصوصی کمانڈر ویسٹ ریئر ایڈمرل امتیاز علی تھے۔

پاس آؤٹ ہونے والا بیچ 591 میرینز پر مشتمل تھا۔ بیچ کی تربیت کے دوران جسمانی مشقوں، تیراکی، فائرنگ، مختلف ہتھیاروں کے استعمال اور آگ پر قابو پانے کی تربیت پر توجہ مرکوز کی گئی۔

میرینز سے خطاب کے دوران کمانڈر ویسٹ نے پاس آؤٹ ہونے والے بیچ کو کامیابی سے تربیت مکمل کرنے پر مبارکباد پیش کی اور پاس آؤٹ ہونے والے بیچ کے مجموعی ٹرن آؤٹ اور ڈرل کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ پاسنگ آؤٹ پریڈ ایک فوجی کے کیریئر کا پہلا سنگ میل ہے اور اسے مادر وطن کے دفاع کے لیے تمام چیلنجز کا سامنا کرنے کے لیے ہمہ وقت تیار رہنا چاہیے۔

تقریب کے اختتام پر کمانڈر ویسٹ نے ٹریننگ کے دوران عمدہ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے میرینز میں انعامات تقسیم کیے۔

کمانڈر ویسٹ کا بحریہ ماڈل کالج گوادر کا دورہ

کمانڈر ویسٹ ریئر ایڈمرل امتیاز علی نے گزشتہ دنوں بحریہ ماڈل کالج گوادر کا دورہ کیا۔ دورے کے دوران کمانڈر ویسٹ کو کالج کی کارکردگی اور فراہم کی جانے والی تعلیم و تربیت کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ کمانڈر ویسٹ نے پرنسپل اور اساتذہ کی کاوشوں کو سراہا اور اساتذہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس مقدس پیشے کے فرائض ایمانداری، لگن اور جذبے سے نبھائیں۔ بعد ازاں کمانڈر ویسٹ نے طلباء اور اساتذہ کے ہمراہ شجر کاری مہم میں بھی حصہ لیا۔ شجر کاری مہم کے تحت طلباء اور اساتذہ نے دوسو کے قریب پودے لگائے۔

شمالی بحیرہ عرب میں انسدادِ اسمگلنگ کا مشترکہ آپریشن

پاک بحریہ، پاکستان میری ٹائم سیکیورٹی ایجنسی اور کسٹمز حکام نے شمالی بحیرہ عرب میں مشترکہ آپریشن کرتے ہوئے منشیات اسمگلنگ کو ناکام بنا دیا۔ اس کامیاب مشترکہ کارروائی کے دوران سیکیورٹی فورسز نے 586 کلوگرام آئس کرسٹل اور 864 کلوگرام ہیروئن کی ایک بڑی کھیپ ضبط کی جس کی مالیت بین الاقوامی منڈی میں تقریباً 15 ارب روپے ہے۔ گرفتار منشیات فروشوں کو قانونی کاروائی کے لیے کسٹم حکام کے حوالے کر دیا گیا۔

پاک بحریہ، پاکستان میری ٹائم سیکیورٹی ایجنسی اور کسٹمز حکام کی انسداد منشیات کی کامیاب کارروائی اس امر کی دلیل ہے کہ پاکستان اپنی سمندری حدود کی حفاظت اور اس میں غیر قانونی سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے ہر ممکن قدم اُٹھانے کو تیار ہے۔

لیکچر۔ پاکستان نیوی سکول آف لاجسٹکس

پاکستان نیوی سکول آف لاجسٹکس میں لیکچر کا انعقاد ایک مستقل سرگرمی ہے جس میں مختلف شعبہ ہائے زندگی کے ماہرین کو مدعو کیا جاتا ہے۔ ان لیکچرز کے انعقاد کا مقصد پاکستان نیوی کے آفیسرز، سی پی اوز / سیلرز اور نیوی سویلینز کی مہارتوں اور صلاحیتوں میں مزید اضافہ کرنا ہے۔ اس سلسلے میں حال ہی میں ایک گیسٹ لیکچر کا انعقاد کیا گیا جس میں گلگت بلتستان کے وزیر اعلیٰ کے مشیر برائے سیاحت جناب اعظم جمیل کو مدعو کیا گیا جنھوں نے منتخب موضوع پر سیر حاصل گفتگو کی۔

تربیتی ورکشاپ

کیمیکل اینڈ میٹریل انجینئرنگ یونیورسٹی، قائداعظم کیمپس لاہور کے زیرِ انتظام ”زنگ سے گل جانے کا عمل اور اس کی روک تھام“ (Corrosion and its prevention) کے موضوع پر ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا۔ اس ورکشاپ کے دوران ملکی اور غیر ملکی ماہرین نے زنگ سے گل جانے والے عمل کے مختلف پہلوؤں اور اس کی روک تھام کی تکنیک پر سیر حاصل گفتگو کی۔

پاک بحریہ کے آفیسرز نے بھی اس ورکشاپ میں شرکت کی تاکہ موضوع سے متعلق مزید معلومات حاصل کی جاسکیں اور ماہرین سے براہِ راست تبادلہ خیال کیا جاسکے۔

مذکورہ بالا ورکشاپ سے حاصل ہونے والی آگہی سے بھرپور فائدہ اُٹھانے کے لیے پاکستان نیوی ڈاکیارڈ کے سیمرین ڈیپارٹمنٹ نے اسی طرز پر ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا۔ ورکشاپ میں مینجنگ ڈائریکٹر پی این ڈاکیارڈ نے بطور مہمانِ خصوصی شرکت کی۔

سرکاری گرلز کالج اور بوائز ہائی سکول میں کتب اور فرنیچر کی تقسیم

پاک بحریہ نے ساحل ویلفیئر ایسوسی ایشن کے تعاون سے گورنمنٹ گرلز کالج جیوانی کی طالبات اور گورنمنٹ بوائز ہائی اسکول سربندر کے طلباء میں مفت کتب تقسیم کیں۔ علاوہ ازیں، گورنمنٹ گرلز کالج جیوانی کے لیے فرنیچر بھی فراہم کیا گیا۔ فرنیچر میں آفس اور اسٹاف روم کی کرسیاں، الماریاں، ٹیبلز اور پروجیکٹر شامل تھے۔ تقریبات میں ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر، علاقہ کی معزز شخصیات اور طلباء وطالبات کے والدین نے شرکت کی۔ تقریبات کے اختتام پر پاکستان نیوی اور ساحل ویلفیئر ایسوسی ایشن کی کاوشوں کو سراہا گیا اور اس احسن اقدام پر شکریہ ادا کیا گیا۔

یومِ یکجہتی کشمیر- بحریہ کالج اینکرتج / بحریہ کالج اورماڑہ

یومِ کشمیر کے موقع پر بحریہ کالج اینکرتج اسلام آباد اور بحریہ کالج اورماڑہ میں خصوصی تقریبات کا انعقاد کیا گیا۔ تقریبات کے دوران کالج کے طلباء وطالبات نے مقبوضہ جموں وکشمیر میں ہونے والے ظلم وستم کی داستانوں پر مشتمل مختلف ٹیبلوز پیش کیے۔ طلباء وطالبات نے مختلف پروگرامز پیش کر کے مظلوم کشمیریوں کے ساتھ اظہارِ یکجہتی کیا۔

دونوں کالجز کے پرنسپلز نے طلباء وطالبات کی صلاحیتوں کو سراہا اور ان میں انعامات تقسیم کیے۔

پی این فری میڈیکل کیمپ

پاکستان نیوی نے فلاحی تنظیم ساحل کے تعاون سے سجاول کے علاقے چوہڑ جمالی میں فری میڈیکل کا انعقاد کیا۔ میڈیکل کیمپ کے دوران مرد و خواتین ماہر ڈاکٹرز نے مریضوں کا معائنہ کیا۔ خواتین مریضوں کو زچہ بچہ کی صحت اور غذائی ضروریات کے بارے میں بھی آ گہی دی گئی ۔ کیمپ کے دوران چھوٹی نوعیت کے آپریشنز کیے گئے اور مریضوں کو مفت ادویات فراہم کی گئیں۔

کمانڈ اینڈ اسٹاف کالج کوئٹہ کے کورس شرکاء کا پاکستان نیول اکیڈمی کا دورہ

کمانڈ اینڈ اسٹاف کالج کوئٹہ میں اسٹاف کورس کرنے والے 23 دوست ممالک کے 43 افسران نے پاکستان نیول اکیڈمی کا دورہ کیا۔ دورے کے دوران افسران کو اکیڈمی میں فراہم کی جانے والی تربیت کے بارے میں آگاہ کیا گیا۔ بعد ازاں افسران کے وفد نے اکیڈمی کی تربیتی اور تعلیمی سہولیات کا دورہ کیا۔

پی این لاء فیئر سیمینار

دوسرا پاکستان نیوی ششماہی لاء فیئر سیمینار ہیڈ کوارٹر فلیگ آفیسر سی ٹریننگ کے زیر اہتمام کراچی میں منعقد ہوا۔ سیمینار کی پہلی نشست کے مہمان خصوصی ڈائریکٹر جنرل پاکستان میری ٹائم سیکیورٹی ایجنسی ریئر ایڈمرل مرزا فواد امین بیگ تھے جبکہ دوسری نشست میں اُس وقت کے کمانڈر پاکستان فلیٹ وائس ایڈمرل اویس احمد بلگرامی نے بحیثیت مہمانِ خصوصی شرکت کی۔

سیمینار کے دوران دو مقالہ جات پیش کیے گئے ۔ پہلے پینل کی سربراہی کیپٹن ایم عاطف شمشاد پی این جبکہ دوسرے پینل کی سربراہی کیپٹن محمد صادق سلیم نے کی۔

سیمینار کے اختتام پر وائس ایڈمرل اویس احمد بلگرامی نے پیش کیے جانے والے مقالہ جات کے معیار اور پینل ممبران کی کاوشوں کو سراہا اور سیمینار کی افادیت پر روشنی ڈالی۔

کیڈٹ کالج سانگھڑ میں سولر سسٹم کی تنصیب

کیڈٹ کالج سانگھڑ میں نصب کیے جانے والے 100 کلو واٹ سولر انرجی سسٹم کی افتتاحی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔ افتتاحی تقریب کی مہمانِ خصوصی وفاقی وزیر محترمہ شازیہ مری تھیں۔ اس منصوبے کی کل لاگت 15 ملین روپے تھی جس میں سے 10 ملین روپے پاک بحریہ نے فراہم کیے۔

مہمانِ خصوصی نے تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کیڈٹ کالج سانگھڑ کی ترقی میں پاک بحریہ کی کاوشوں کو قابلِ تحسین قرار دیا۔ کالج کی انرجی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے محترمہ شازیہ مری نے وفاقی حکومت اور حکومتِ سندھ کی جانب سے 400 کلوواٹ سولر انرجی سسٹم لگانے کا اعلان کیا۔

فلیٹ کمانڈ والی بال چیمپئن شپ

فلیٹ کمانڈ والی بال چیمپئن شپ کا انعقاد کراچی میں کیا گیا جس میں کمانڈ کے اسکواڈرنز اور یونٹس کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ چیمپئن شپ کا فائنل میچ مہران، رضا، اگیزمن-9، اگیزران-21 کی مشترکہ ٹیم اور ڈیزران-25، حیدر، پی این ٹی ایس، ایف ایم جی (ایم ای) ایف ایم جی (ڈبلیو ای) کی مشترکہ ٹیم کے مابین کھیلا گیا جو کہ مہران، رضا، اگیزمن-9، اگیزران-21 کی مشترکہ ٹیم نے جیت لیا۔

فائنل میچ کے مہمانِ خصوصی اُس وقت کے کمانڈر پاکستان فلیٹ وائس ایڈمرل اویس احمد بلگرامی تھے۔ مہمانِ خصوصی نے چیمپئن شپ میں حصہ لینے والی ٹیموں کی صلاحیتوں کو سراہا اور نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی ٹیموں اور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کیے۔

روزہ

محض فریضہ نہیں کرم ہے اس کا

کمانڈر شکیل احمد پی این

دن بھر کی تھکاوٹ بھی تھی! اور بھوک پیاس کی شدت بھی۔ قیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ شام ڈھلے گھر پہنچے تو افطار کا وقت ہو چکا تھا۔ بیوی سے پوچھا کہ کچھ کھانے کو ہے؟ جواب ملا، نہیں۔ مگر میں جاتی ہوں اور آپ کے کھانا تلاش کرتی ہوں۔ قیس بن صرمہ رضی اللہ عنہ تمام دن کام کرتے رہے تھے۔ تھکاوٹ اور نیند کا غلبہ آیا تو آنکھ لگ گئی۔ ان کی بیوی کچھ دیر بعد واپس لوٹی اور انہیں سوتا ہوا دیکھا تو کہا تیرے لیے محرومی ہے۔ کیونکہ دستور اس وقت تک یہ تھا کہ آپؐ کے اصحاب میں جب کوئی شخص روزہ سے ہوتا اور وہ افطار سے پہلے سو جاتا تو وہ اس رات اور اگلے دن شام تک کچھ نہ کھاتا۔ چونکہ قیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ کچھ کھائے بغیر سو گئے تھے لہذا بیوی نے افسوس کا اظہار کیا۔ اگلا دن آیا تو قیس بن صرمہؓ حسبِ معمول کام پر چلے گئے ابھی آدھا دن ہی گذرا تھا کہ بھوک کی وجہ سے غشی طاری ہوگئی۔ حضرت براءؓ روایت کرتے ہیں کہ اس بات کا ذکر حضور نبی کریمؐ کے سامنے کیا گیا، تو یہ آیت نازل ہوئی۔

ترجمہ ''حلال کر دیا گیا تمہارے لئے روزوں کی راتوں میں اپنی بیویوں کے پاس جانا، وہ تمہارے لئے لباس ہیں، اور تم ان کے لیے لباس ہو، اللہ کو علم تھا کہ تم اپنے آپ سے خیانت کر رہے تھے، پھر اس نے تم پر عنایت کی اور تمہاری غلطی معاف فرما دی، چنانچہ اب تم ان سے صحبت کر لیا کرو، اور جو کچھ اللہ نے تمہارے لیے لکھ رکھا ہے اسے طلب کرو، اور اس وقت تک کھاؤ پیو جب تک صبح کی سفید دھاری سیاہ دھاری سے ممتاز ہو کر تم پر واضح (نہ) ہو جائے، اس کے بعد رات آنے تک روزے پورے کرو، اور ان (اپنی بیویوں) سے اس حالت میں مباشرت نہ کرو جب تم مسجدوں میں اعتکاف میں بیٹھے ہو، یہ اللہ کی (مقرر کی ہوئی) حدود ہیں، لہذا ان (کی خلاف ورزی) کے قریب بھی مت جانا، اسی طرح اللہ اپنی نشانیاں لوگوں کے سامنے کھول کھول کر بیان کرتا ہے، تاکہ وہ تقوٰی اختیار کریں''۔ (البقرۃ:187)

اس قدر پیار کرتا ہے وہ اپنے بندوں سے کہ ان کی آسانی کے لیے اپنے احکامات تک بدل دیتا ہے اور خیال اتنا رکھتا ہے کہ ان کے اجر و ثواب میں ذرہ برابر بھی کمی نہیں ہونے دیتا۔ رمضان کا مہینہ اور اسکے

روزے خدائے وحدہٗ لاشریک کا امتِ محمدیؐ پر جہاں بہت بڑا انعام ہے وہیں پر یہ اس کی رحمت، شفقت اور محبت کا اظہار بھی ہے۔ اللہ ربّ العزت فرماتا ہے:

ترجمہ ’’رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو لوگوں کے لئے سراپا ہدایت اور ایسی روشن نشانیوں کا حامل ہے جو صحیح راستہ دکھاتی اور حق و باطل کے درمیان دوٹوک فیصلہ کردیتی ہیں، لہٰذا تم میں سے جو شخص بھی یہ مہینہ پائے وہ اس میں ضرور روزہ رکھے، اور اگر کوئی شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو تو وہ دوسرے دنوں میں اتنی ہی تعداد پوری کرلے، اللہ تمہارے ساتھ آسانی کا معاملہ کرنا چاہتا ہے اور تمہارے لئے مشکل پیدا کرنا نہیں چاہتا، تاکہ (تم روزوں کی) گنتی پوری کرلو، اور اللہ نے تمہیں جو راہ دکھائی اس پر اللہ کی تکبیر کہو اور تاکہ تم شکر گزار بنو‘‘۔(البقرۃ:185)

اللہ کریم نے اس آیت میں بہت سی چیزوں کو بیان فرمایا ہے۔ رمضان کا ذکر بھی کیا اور آسانیوں کا تذکرہ بھی۔ ذکرِ قرآن بھی ہے اس آیت میں اور مسافروں اور بیماروں کے لیے متبادل طریقہ بھی کہ وہ انعام سے محروم نہ رہیں۔ ساتھ کے ساتھ اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود فرمادیا کہ وہ تمہارے لیے سختی نہیں چاہتا بلکہ آسانی چاہتا ہے اور پھر خود فرمادیا کہ اس احسان کے بدلے کہ اس نے تمہیں ہدایت بخشی تم اس کو بزرگی سے یاد کرو اور اس کا شکر ادا کرو۔

اس کا شکر ماہِ رمضان میں بھی ادا نہ کریں تو پھر کب کریں کہ جتنی بھی عبادات اور نیک اعمال ہیں، ان سب کا اجر کسی نہ کسی شمار میں ضرور آتا ہے مگر صرف روزہ ایسی عبادت ہے جس کی جزا اس نے اپنی ذات سے وابستہ کررکھی ہے۔ حدیثِ قدسی ہے۔

ترجمہ ’’روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا‘‘۔

رمضان کے مہینہ کی اپنی انفرادیت ہے۔ اگرچہ دیکھنے میں اپنے آپ کو صبح سے شام تک بھوکا پیاسا رکھنا ایک مشکل کام محسوس ہوتا ہے مگر چونکہ آپؐ نے فرمایا ’’رمضان میری امت کا مہینہ ہے‘‘۔ اس لیے اللہ نے رمضان کو اُمتِ محمدیؐ کے لیے آسان بھی فرمادیا اور اس کی روحانیت میں کمی بھی نہیں ہونے دی۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کرتے ہوئے کہا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ’’رمضان کی پہلی شب شیاطین اور سرکش جنات کو قید کردیا جاتا ہے اور دوزخ کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہتا اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ ایک دروازہ بھی بند نہیں رہتا اور پکارنے والا پکارتا ہے ’’اے خیر کے طالب آگے بڑھ اور اے شر کے طالب ٹھہر جا اور اللہ تعالیٰ بہت سوں کو دوزخ سے آزاد فرماتے ہیں اور ایسا (رمضان کی) ہر رات ہوتا ہے‘‘۔

(ابن ماجہ:1/1643)

رمضان دوسرے تمام مہینوں سے اس لیے بھی منفرد ہے کہ یہ صرف کسی ایک عبادت سے وابستہ نہیں، بلکہ یہ ایک مکمل پیکیج کا نام ہے۔ اس مہینہ کی سب سے بنیادی عبادت تو روزہ ہے مگر اس میں تلاوتِ قرآن کا الگ اجر ہے، قیام اللیل کا الگ اور شبِ قدر تو ہزار راتوں کی عبادت سے افضل ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ ’’ہم نے اسے شبِ قدر میں نازل کیا ہے اور تم کیا جانو کہ شبِ قدر کیا ہے شبِ قدر ایک ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور روح اپنے پروردگار کی اجازت سے ہر کام کے لیے اترتے ہیں۔ وہ رات سراپا سلامتی ہے فجر کے طلوع ہونے تک‘‘۔

(القدر:1۔5)

شبِ قدر کی عظمت ورفعت کا اندازہ لگانے کے لیے یہی کافی ہے کہ خود نبی کریمؐ نے شبِ قدر کی تلاش اور جستجو میں رمضان کا پورا مہینہ اعتکاف فرمایا۔

چنانچہ حضرت ابوسلمہؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے عرض کیا کہ مجھ سے بیان کیجئے کہ آپ نے نبیؐ سے شبِ قدر کے بارے میں کیا سنا ہے؟ وہ بولے کہ "رسول اللہؐ نے ایک بار رمضان کے پہلے عشرہ میں اعتکاف کیا اور ہم لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ اعتکاف کیا، اس عرصہ میں جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا جس کی آپ کو تلاش ہے یعنی شب قدر، اس عشرہ کے آگے ہے، لہٰذا آپ نے درمیانی عشرہ میں اعتکاف فرمایا اور ہم نے بھی آپ کے ہمراہ اعتکاف کیا، پھر جبرائیل علیہ السلام آپ کے پاس آئے اور کہا کہ جس کی آپ کو تلاش ہے وہ اس عشرہ کے آگے ہے۔ پس بیسویں رمضان کی صبح کو آپؐ خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور فرمایا جس نے میرے ساتھ اعتکاف کیا ہو وہ دوبارہ پھر کرے کیونکہ میں نے شبِ قدر کو دیکھ لیا لیکن میں اسے بھول گیا اور اب صرف اتنا یاد ہے کہ وہ آخری عشرہ میں طاق رات ہے اور میں نے خواب میں یہ دیکھا کہ گویا میں مٹی اور پانی میں سجدہ کر رہا ہوں‘‘۔ حضرت ابوسعید خدریؓ نے فرمایا: اس وقت تک مسجد کی چھت چھوہارے کی شاخ سے بنی تھی اور اس وقت ہم آسمان میں کوئی چیز بادل وغیرہ نہ دیکھتے تھے اتنے میں ایک ٹکڑا بادل کا آیا اور ہم پر پانی برسا، تو نبی کریمؐ نے ہمیں نماز پڑھائی یہاں تک کہ میں نے کیچڑ کا نشان رسول اللہؐ کی پیشانی پر اور آپ کی ناک مبارک پر دیکھا۔ یہ آپؐ کے خواب کی تصدیق تھی۔ (بخاری:1/786)

اگر رمضان سے متعلق احادیث کا مطالعہ کریں تو اس مہینہ کی ہمہ گیر فضیلت واضح ہوتی ہے۔ فرمانِ نبیؐ ہے: "جو شخص رمضان میں ایمان اور ثواب کا کام سمجھ کر روزے رکھے اس کے اگلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے"۔ (بخاری:1/37)

اسی طرح نمازِ تراویح کی فضیلت کو اُجاگر کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا: "جو شخص ماہ رمضان المبارک میں راتوں میں کھڑا ہو (یعنی راتوں میں عبادت کرے نماز تراویح میں مشغول رہے) ایمان اور احتساب کے ساتھ تو اس کے اگلے (پچھلے) تمام گناہ معاف فرمادیئے جائیں گے"۔ (نسائی:3/1333)

یہ مہینہ نزولِ قرآن کا مہینہ بھی ہے۔ اس لیے نہایت اہتمام سے اس میں قرآن پاک پڑھا اور سنا جاتا ہے۔ اور قرآنِ کریم کلام ہے خلاقِ اعظم کا اور جس طرح وہ اپنی مخلوق کو بے یارومددگار نہیں چھوڑتا اسی طرح قرآن کریم بھی روزہ کے ساتھ مل کر اُمتِ محمدیؐ کی شفاعت کرے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمروؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا ’’روزہ اور قرآن دونوں بندہ کے لئے شفاعت کریں گے‘‘۔ چنانچہ روزہ کہے گا کہ اے میرے پروردگار میں نے اس کو کھانے اور دوسری خواہشات (مثلاً پانی، جماع اور غیبت وغیرہ) سے دن میں روکے رکھا لہٰذا میری طرف سے بھی اس کے حق میں شفاعت قبول فرما۔ قرآن کہے گا کہ میں نے اسے رات میں سونے سے روکے رکھا، لہٰذا میری طرف سے بھی اس کے حق میں شفاعت قبول فرما۔ چنانچہ ان دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی"۔ (مشکوٰۃ:2/467)

رمضان اپنے رب کو منانے کا مہینہ ہے۔

رمضان تزکیہ نفس کا مہینہ ہے۔

رمضان اپنی خطاؤں کے پچھتاوے، شرمندگی اور گناہوں کی توبہ کا مہینہ ہے۔

ہمیں چاہیے کہ اس مہینہ میں اپنے رب کو منا لیں روزے رکھ کر، قرآن پڑھ کر، قیام کرکے، صدقہ کرکے، کسی کو کھانا کھلا کر، ضرورت مندوں کی مدد کرکے، شبِ قدر کو تلاش کرکے۔

مگر یہ چیز ذہن میں رہے کہ اپنے رب کی راہ کو اس ماہ تلاش تو بہت سے کرتے ہیں مگر راستہ صرف انہیں کو ملتا ہے، جو صومِ رمضان کو محض ایک فریضہ نہیں بلکہ اسے اللہ تعالیٰ کا کرم سمجھتے ہیں اور اس کے انعام پر اس کی بڑائی بیان کرتے ہیں اور اس کا شکر بجالاتے ہیں۔

ریڈیو ۔ آواز کی دنیا

ریڈیو کے عالمی دن کے موقع پر خصوصی تحریر

سید عابس رضا کاظمی

ہر سال اقوامِ متحدہ کے ادارے یونیسکو کی جانب سے 13 فروری عالمی یومِ ریڈیو کے طور پر منایا جاتا ہے۔ دنیا بھر میں معلومات اور تفریح کی فراہمی کے مختلف ذرائع ہیں۔ جن میں اخبارات رسائل، پمفلٹس، کتب، اور اسی طرح الیکٹرانک میڈیا میں ریڈیو ٹیلی ویژن موبائیل وغیرہ رائج ہیں۔ مگر ان سب میں ریڈیو نے اپنے آسان استعمال اور وسیع رسائی کے باعث ایک ممتاز حیثیت حاصل کی۔

بحری جہازوں کے باہمی رابطوں سے شروع ہونے والی ریڈیو ٹیکنالوجی آج دنیا بھر میں معلومات اور تفریح کی رسائی کا سب سے وسیع ذریعہ بن چکا ہے۔

ریڈیو ایک موثر ذریعہ ابلاغ ہے۔ جس کے ذریعے اطلاعات کی فوری ترسیل عمل میں لائی جاسکتی ہے۔ صحت مند اور معیاری زبان ریڈیو کی پہچان ہے۔ ریڈیو کی مقبولیت کی ایک بڑی وجہ اس کی کم قیمت بھی ہے۔ ریڈیو ایک مہنگی ترین گاڑی سے لے کر ایک کٹیا میں موجود سامعین کو یکساں نشریات فراہم کرتا ہے جس سے معاشرے میں موجود تفریق کو کم از کم تفریحی پہلو سے ختم کرنے میں معاونت حاصل ہوسکتی ہے۔ ریڈیو کے بل بوتے پر نہ صرف جنگی جنگیں جیتی گئیں بلکہ ریاستیں اپنے مؤقف کو دوسرے ممالک تک پہنچانے کا ایک مستند ذریعہ بھی ریڈیو کو ہی سمجھتی ہیں۔ کیونکہ ریڈیو نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی سطح کے مسائل مثبت انداز سے اقوامِ عالم کے سامنے اُجاگر کرتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ان مسائل کے تدارک کے لیے واضح حکمتِ عملی مرتب کرنے میں بھی معاون و مددگار ہے۔

تفریحی تناظر میں ریڈیو بے مثال ذریعہ ابلاغ ہے۔ ہوا کے دوش پر بکھرتی ریڈیو کی لہریں جب آواز بن کر سامع کے کانوں سے ٹکراتی ہیں، تو سننے والے کے، افقِ ذہن پر اپنے معیارِ حسن کے مطابق، مناظر بنتے جاتے ہیں۔ موسیقی کی تیاری میں ساز و آواز کا بہترین آہنگ ریڈیو کا خاصہ ہے۔ اسی طرح ریڈیو ڈرامہ اپنے ساؤنڈ افیکٹس کے ساتھ سامع کو ڈرامائی دنیا سے نکال کر حقیقی دنیا میں لے جاتا ہے۔ ریڈیو کا مائیکروفون بہت لطیف احساسات کا حامل ہے۔ یہاں تک کہ گلے کی خراش بھی طبع نازک پر گراں گزرتی ہے۔ یہ

مائیکروفون صرف دل کش اور دل و دماغ میں اتر جانی والی آوازوں کو ہی پسند کرتا ہے۔اب وہ آواز چاہے کسی ڈرامے کی ہو یا دستاویزی پروگرام کی، کسی مقرر کی بارعب گفتگو ہو یا موسیقی کی حسین تانیں، ریڈیو آواز کے زیروبم کو اعلیٰ معیار بخشتا ہے۔

برصغیر پاک و ہند میں ریڈیو کی تاریخ تقریباً 90 سالوں پر محیط ہے جس کا آغاز نجی سطح پر قائم ریڈیو کلبز کی صورت میں ہوا اور اگر پاکستانی تاریخ کے تناظر میں دیکھا جائے تو ہمارا سرکاری ریڈیو، ریڈیو پاکستان، پاکستان کے ساتھ یا یوں کہیے کہ ذرا پہلے ہی معرضِ وجود میں آیا۔14 اگست 1947 کی شب 12 بجے مصطفیٰ علی ہمدانی اور ظہور آذر کی آوازوں میں اُردو اور انگریزی زبانوں میں بالترتیب قیام پاکستان کا اعلان ریڈیو پاکستان کے لاہور اسٹوڈیو سے ہوا۔

"السلام علیکم! پاکستان براڈ کاسٹنگ سروس۔ہم لاہور سے بول رہے ہیں۔14 اور 15 اگست سنہ 47ء کی درمیانی رات - 12 بجے ہیں۔طلوع صبح آزادی۔

At this stoke of 12 midnight the independence sovereign sate of Pakistan come into existence. This is Pakistan Broadcasting Service, Lahore. We now bring you a special programe on the dawn of Pakistan independence.

اسی طرح پشاور اور ڈھاکہ کے ریڈیو اسٹیشنز سے آفتاب احمد خان اور ایف کلیم اللہ نے بالترتیب اعلاناتِ قیامِ پاکستان کا اعزاز حاصل کیا۔تقسیم کے وقت یہ تین اسٹیشن ہی پاکستان کے حصے میں آئے تھے۔اور قیامِ پاکستان کے بعد سب سے پہلے اس وقت کے دارالحکومت کراچی میں وقت کی ضرورت کے پیشِ نظر ریڈیو اسٹیشن قائم کیا گیا۔

سرکاری ریڈیو کا انتظام پاکستان براڈ کاسٹنگ سروس انجام دیتی رہی جسے بعد ازاں BBC کی طرز پر پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن میں تبدیل کر دیا گیا۔پاک بھارت جنگوں کے دوران ریڈیو نے صوتی محاذ پر بہترین کردار ادا کیا۔اور سرحدوں کے محافظوں کے جوشِ ایمانی کو تقویت دینے کے ساتھ ساتھ ہر محبِّ وطن شہری کے لہو کو حب الوطنی کے جذبے سے گرمایا۔خاص طور پر 65ء کی جنگ میں

> 14 اگست 1947 کی شب 12 بجے مصطفیٰ علی ہمدانی اور ظہور آذر کی آوازوں میں اُردو اور انگریزی زبانوں میں بالترتیب قیام پاکستان کا اعلان ریڈیو پاکستان کے لاہور اسٹوڈیو سے ہوا۔
>
> "السلام علیکم! پاکستان براڈ کاسٹنگ سروس۔ہم لاہور سے بول رہے ہیں۔14 اور 15 اگست سنہ 47 کی درمیانی رات 12 بجے ہیں۔
>
> " طلوع صبح آزادی "

ریڈیو پاکستان نے ایسے لازوال جنگی ترانے تخلیق کیے جن کی نظیر آج بھی ملنا ناممکن ہے۔اسی طرح 71ء کی جنگ میں ریڈیو پاکستان کراچی اور ڈھاکہ کے اسٹیشنوں سے لازوال جنگی اور ملی ترانے تخلیق کیے گئے۔بات صرف ترانوں تک ہی محدود نہ تھی بلکہ ریڈیو کے نیوز کاسٹرز نے اس کا انداز سے خبریں پیش کیں کہ سننے والے نے اپنے آپ کو میدانِ جنگ میں مجاہدین کے ہمراہ محسوس کیا۔روزمرہ کے پروگرامز میں نظام دین اور اشفاق احمد جیسے عظیم براڈ کاسٹرز نے مدِمقابل دشمن کی نیندیں حرام کر رکھی تھیں۔

اسی طرح ہر قسم کے مساعد اور نا مساعد حالات میں ریڈیو نے سامعین کو آگاہی فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ حوصلہ بھی بخشا۔

سیلاب کی تباہ کاریاں ہوں یا زلزلے سے پیدا ہونے والی صورت حال، کرونا وائرس جیسی وبا ہو یا کوئی اور دوسری آفت، ریڈیو پاکستان ہر لحاظ سے اُسی طرح سے اپنی ذمہ داریاں نبھاتا آرہا ہے جیسے روزِ اوّل سے عوام کی فلاح کا بیڑہ اٹھایا تھا۔اور تقسیمِ ہند کے بعد ہجرت کے دوران بچھڑ جانے والے افراد کو اُن کے اہلِ خانہ سے ملانے کا کارِعظیم انجام دیا تھا۔

دورِ حاضر میں FM کی ٹیکنالوجی کے آنے کے بعد سرکاری اور نجی سطح پر بہت سے FM چینلز قائم ہوگئے ہیں۔جن کو پیمرا لائسنس جاری کرتی ہے۔ان میں سے اکثر FM چینلز کمرشل بنیادوں پر قائم ہیں۔جس کے کا علاوہ کمیونیٹی ریڈیو چینلز بھی ملک کے بیشتر علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔مگر AM کی ٹیکنالوجی ابھی بھی صرف ریڈیو پاکستان کے پاس ہے۔

آپ کو موجودہ دور سے ہم آہنگ کرنا ریڈیو پاکستان کے لیے ناگزیر ہے۔اس کے لیے بھی حالیہ دور میں بہت سے اقدام دیکھنے میں آئے ہیں۔مگر اس کے ساتھ ساتھ ضرورت اس امر کی ہے کہ ریڈیو کے AM ٹرانسمیٹرز، جو کہ ریڈیو کی اصل شناخت ہیں، کو وقت کی جدّت کے لحاظ سے بہتر بنایا جائے تاکہ ریڈیو کی نشریات عام ریڈیو سیٹ پر ملک کے طول و عرض میں بلاتعطل سنی جا سکیں۔گو کہ اس وقت ریڈیو کی آفیشل ایپ پر انٹرنیٹ کے ذریعے ہم دنیا بھر میں کسی بھی جگہ بیٹھ کر ریڈیو پاکستان کے تمام چینلز سن سکتے ہیں، مگر اس کے باوجود ٹرانسمیٹرز کی بہتری اور وسعت وقت کی اہم ضرورت اور ریڈیو کی اپنی شناخت کی بقا کے لیے ناگزیر ہے۔ریڈیو کے عالمی دن کا مقصد عوام میں اس حوالے سے شعور بیدار کرنا ہوتا ہے کہ معلومات اور تفریح کا مؤثر اور مستند ذریعہ ریڈیو ہے۔یہ انسان کا مددگار بھی ہے اور دوست بھی ریڈیو کی مکمل بحالی وقت کی پکار ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ سرکاری سطح پر اس کی اہمیت کو حقیقی معنوں میں منوایا جائے اور اس انسان دوست میڈیا کو درپیش مسائل کا فوری تدارک کیا جائے۔

پاکستان کا معاشی مستقبل بلیوا کانومی کے تناظر میں

افتخار خانزادہ

جدید اصطلاح کے مطابق سمندروں میں موجود قدرتی وسائل اور اس سے وابستہ معیشت کو بلیو اکانومی کا نام دیا گیا ہے یعنی معیشت کا ایسا تصور جو نیلے پانیوں اور ساحلوں پر موجود قدرتی وسائل کو محفوظ رکھتے ہوئے توانائی، خوراک اور پائیدار اقتصادی ترقی کے متبادل ذرائع پیدا کرے جس کے ذریعے اس سے جڑی دوسری صنعتوں کی تحریک کے نتیجے میں ایک مستحکم معاشی نظام کا حصول ممکن ہو سکے۔
انیسویں صدی کے وسط تک موجودہ کراچی نیلے پانیوں کے ساحلوں پر آباد ماہی گیروں کی ایک بستی ہوا کرتی تھی۔1834 میں انگریزوں نے سندھ فتح کرلیا۔فاتح جنرل چارلس جیمز نیپیئر نے یہاں کے معروف تاریخی شہروں کو نظر انداز کرتے ہوئے خطے کے محفوظ مستقبل اور اپنی فتح کے پائیدار نتائج کے حصول کے لیے سندھ کی ساحلی بستی مائی کلاچی کا انتخاب کرلیا۔ انگریز نیلے پانیوں کے ساحل پر آباد اس ساحلی بستی کی جغرافیائی، تجارتی، اقتصادی اور دفاعی حیثیت کو بھانپ چکے تھے ویسے تو یہاں 1511 میں راس الکراشی اور 1729 میں کولاچی نام کی ایک بندرگاہ پہلے سے موجود تھی، تالپوروں کے دور 1820ء میں بھی یہ بندرگاہ تاجروں اور صنعت کاروں کے لیے کشش رکھتی تھی مگر نیلے پانیوں سے متصل بحری معیشت سے استفادے کی غرض سے انگریزوں نے اسے 1857ء میں ایک جدید بندرگاہ کی شکل دے دی۔کراچی کی یہ بندرگاہ کاروباری اعتبار سے خاصی پھلی پھولی اور انیسویں صدی کے آخری سالوں میں ایک اہم بین الاقوامی بندرگاہ کی حیثیت اختیار کرگئی۔دنیا بھر سے بڑے بڑے جہاز رانوں اور جہازوں نے کراچی کا رخ کر لیا اور عالمی نقشے پر اس کی اہمیت دوچند ہوگئی۔ یہاں پر فشری کا قیام عمل میں لایا گیا، بین الاقوامی اہمیت کا حامل شپ یارڈ تعمیر ہوا اور ریلوے لائن بچھائی گئی۔ بندرگاہ پر تجارتی آمدورفت اس قدر بڑھی کہ آج مزید دو بندرگاہیں اس کے قرب و جوار میں فعال کردار ادا کر رہی ہیں۔اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اس بندرگاہ کے قیام سے آج تک کتنے افراد کو کاروبار اور روزگار کے مواقع میسر آئے ہوں گے، کتنے ادارے، وزارتیں اور صنعتی شعبے بلیو اکانومی سے وابستہ ہو کر مستفید ہوئے ہوں گے۔ ماہی گیروں کی یہ بستی دنیا کے بڑے شہروں میں تبدیل ہوگئی اور کراچی عالمی سطح کا ایک شہر بن گیا۔
اب دنیا بھر کے مفادات اس بندرگاہ سے وابستہ ہیں۔ایک اندازے کے مطابق پاکستان کی 70 فیصد تجارت نیلے پانیوں کی مرہونِ منت ہے علاوہ ازیں یہ بلیوا کانومی کی ایک واضح مثال ہے جس کے توسط سے خطے میں خوراک و توانائی کے پائیدار ذرائع پیدا ہوئے اور ایک مستحکم معاشی نظام کا وجود تشکیل پایا۔
پاکستان کے سمندری وسائل سے استفادے کی خاطر پاکستان اور چین کی جانب سے سی پیک کے ضمن میں پاکستان کی تاریخ کی سب سے بڑی سرمایہ کاری کی گئی ہے۔سی پیک بلیوا کانومی کی اہمیت اور کردار کو سمجھنے کے لیے ایک روشن مثال ہے۔اس راہداری کی مدد سے مستقبل میں گوادر ڈیپ سی پورٹ کا فعال کردار مشرق و مغرب کی سرزمینوں کی تجارتی سرگرمیاں سمیٹ کر پاکستانی ساحلوں پر لے

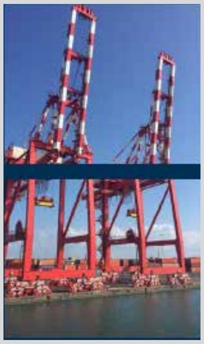

آئے گا۔تجارتی سرگرمیوں کی یہ ریل پیل معاشی خوشحالی لائے گی اورنتیجتاً دیگر صنعتوں کوفروغ ملے گا۔اس طرح زمینی وآبی نقل وحمل کا بنیادی ڈھانچہ مضبوط بنیادوں پر استوار ہو گا ،علاقائی روابط بڑھیں گے اوراس طرح چین اور پاکستان کے درمیان سمندری شراکت داری اورمستقل معاشی ترقی کویقینی بنایا جاسکے گا۔سی پیک کے ذریعے پاکستان میں بحری معیشت کی تلاش اوراستعمال سے نہ صرف روزگار کے مواقع میسر آئیں گے بلکہ ساحلی معیشت سے وابستہ افراد کامعیارزندگی بہتر بنانے میں بھی مدد ملے گی۔

کسی بھی ملک کی معیشت کا دارومدار اس ملک میں پائے جانے والے قدرتی وسائل اورافرادی قوّت کی صلاحیت پر ہوتا ہے بدقسمتی سے ہمارے ہاں قدرتی وسائل کومناسب استعمال کے ذریعے منافع بخش صنعت میں تبدیل کرنے کے رجحان کا فقدان اورسمندری معیشت کی اہمیت سے لاعلمی جیسے مسائل موجود ہیں۔پاکستان میں بحری صنعت ابھی جدید تقاضوں سے ہم آہنگ نہیں۔معاشی پالیسی سازوں نے بھی سمندری معیشت کوخاطرخواہ اہمیت نہیں دی ہے۔پاکستان میں اب تک سمندری حیات اورمعدنیات سے متعلق تحقیق وتلاش کا کام بھی نہ ہونے کے برابر ہے اور یہی المیہ ہمارے ہاں بلیوا کانومی کے روشن امکانات سے مستفید ہونے کی راہ میں حائل رکاوٹ ہے۔

پاکستان کے 1000 کلومیٹرطویل ساحل اور گہرے سمندر میں بکھرے بلیوا کانومی کے روشن امکانات کی اہمیت کواجاگر کرنے اور بحری صنعت میں سرمایہ کاری کی خاطرقومی اور بین الاقوامی صنعت کاروں،حکومتِ وقت اور فیصلہ سازوں کی توجہ سمندری معیشت کی جانب مبذول کرانے کے لیے پاک بحریہ،نیشنل انسٹیٹوٹ آف میری ٹائم افیئر زاوروزارتِ بحری اموری کاوشوں سے پاکستان میں پہلی بار عالمی بحری نمائش اور کانفرنس کاانعقاد فروری کے دوسرے ہفتے میں کیا گیا جس میں صنعت کاروں،سرمایہ داروں اور،بحری صنعت میں دل چسپی کے حامل افراداوراداروں کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی ۔اس مشترکہ پلیٹ فارم پر باہمی روابط کے نتیجے میں بحری صنعت کے مختلف شعبوں میں سرمایہ کاری کے ذریعے معاشی انقلاب کے روشن امکانات کومحسوس کیا جا سکتا ہے۔یہ نمائش بحری صنعت میں دل چسپی کے حامل افرادکی ذہن سازی کے ذریعے پاکستانی ساحلوں اورسمندرمیں موجودقدرتی وسائل کے استعمال سے ساحلی سیاحت اوردوسری معاشی وصنعتی تنصیبات کے لیے راہیں ہموار کرنے میں مفید ثابت ہوگی۔جس کے نتیجے میں ساحلی وسمندری سیاحت،تجارت ومحفوظ جہاز رانی،خوراک وتوانائی کیوسائل کی تلاش اور پائیدار معاشی ذرائع کا حصول بھی ممکن ہو سکے گا۔ان شعبوں میں مزید بہتری لانے اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ معاشی اصلاحات کے نتیجے میں خوشحال پاکستان کاخواب شرمندہ تعبیر ہوسکے گا۔

کرہ ارض کا70 فیصد پانی پرمشتمل ہے۔دنیا کی لگ بھگ 70 فیصد تجارت ان ہی نیلے پانیوں پرانحصار کرتی ہے۔خشکی کے مقابلے میں سمندر دنیا کے 70 فیصد قدرتی وسائل سے مالا مال ہیں۔انسانی زندگی کا معاشی مستقبل بڑی حد تک بلیو اکانومی سے وابستہ ہے۔بلیوا کانومی کاتصور دراصل ایک جدید معاشی ماڈل کا قیام ہے جس کے ذریعے پائیدارمعاشی ترقی کاحصول ممکن ہوسکے گا۔قدرتی آبی وسائل سے استفادہ وقت کی اہم ضرورت ہے۔معدنیات، تیل وگیس کے ذخائر کی تلاش،ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ،ونڈ اورسولر انرجی کے حصول سےتوانائی کے میدان میں خاطرخواہ بہتری لائی جا سکتی ہے۔آبی حیات، ماہی گیری اور فشریز کے شعبوں میں بھرپورتوجہ نہ صرف ملکی غذائی ضروریات پوری کرنے میں اہم کردار ادا کرے گی بلکہ زرِمبادلہ کے ذریعے ملکی معیشت بھی مستحکم ہو گی۔شپنگ انڈسٹری، جہاز سازی ومرمت،بندرگاہوں اور جہاز رانی جیسے شعبوں میں سرمایہ کاری تجارتی و دفاعی سرگرمیوں میں اضافے کا سبب بن سکتی ہے۔خوبصورت ساحلوں پرتوجہ دے کر سمندری وساحلی تفریح اورسیاحت کوفروغ دیا جاسکتا ہے جس کے نتیجے میں پائیدارمعاشی مفادات کاحصول ممکن بنایا جاسکتا ہے۔یہ وہ تمام شعبے ہیں جو بلیوا کانومی کی براہِ راست تشریح کرتے ہیں ان شعبوں میں بھرپور توجہ اورسرمایہ کاری کے ذریعے پاکستان کی معیشت کوایک نئی جہت دے کرمعاشی انقلاب برپا کیا جا سکتا ہے۔

تاریخ شاہد ہے کہ قومی سلامتی کی خاطر لیے گئے ایسے ہی فیصلے اور اُٹھائے گئے اقدامات نے قوموں اور اداروں کو ہمیشہ استحکام بخشا ہے۔وقت کا تقاضہ ہے کہ بلیوا کانومی کے روشن امکانات کا بھرپور فائدہ اُٹھاتے ہوئے قدرتی وسائل کواپنے موافق استعمال کر کے ملکی غذائی اورتوانائی کی ضروریات کو پورا کیا جائے اور پائیدار معاشی نظام کے لیے راہیں ہموار کی جائیں ۔اس نمائش اور کانفرنس کے ذریعے مستقبل کے اس مضبوط معاشی نظام کی بنیاد رکھی جا چکی ہے۔فیصلہ سازوں اورسرمایہ کاروں کی بھرپورتوجہ اس راہ میں حائل رکاوٹیں دور کرنے میں اہم کرداراداکرے گی۔اس آگاہی کانفرنس اورنمائش کے نتیجے میں ہونے والے معاشی معاہدے اوران کا حجم ہی اس کے نتائج ہوں گے۔ایسے اقدامات ایک مسلسل جدوجہد اورعمل کے متقاضی ہوا کرتے ہیں۔فیصلہ سازی کے بعد سرمایہ کاری اور لگاتارتوجہ ہی ایسے اقدامات کے بھرپورنتائج برآمد کرنے میں معاون ثابت ہوا کرتے ہیں۔

نمائش کے کامیاب انعقاد کے لیے پاک بحریہ کی گراں قدر خدمات قابلِ ستائش ہیں۔ایک ہی وقت میں بین الاقوامی نوعیت کی تین بڑی تقریبات کانفرنس،نمائش اور بحری مشق امن کاانعقاد پاک بحریہ کی پیشہ ورانہ حربی اور انتظامی صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہے۔صنعت کاروں اورسرمایہ کاروں نے پاکستان میں بلیوا کانومی کے حوالے سے اس نمائش اورکانفرنس کومستحکم معاشی خوشحالی کے ضمن میں خوش آئند قرار دیا ہے۔

انٹرنیشنل میری ٹائم کانفرنس کے دوران چارنشستوں میں ماہرین کی جانب سے بلیوا کانومی کے امکانات اورچیلنجز کے موضوع پر 27 مقالے پیش کیے گئے اس دوران بحری امور کے ماہرین نے پاکستان میں بلیوا کانومی کے روشن مستقبل کے حوالے سے نیک خواہشات کا بھی اظہار کیا ہے۔نتائج کا فیصلہ وقت پرمنحصر ہے البتہ مجموعی طور پر نمائش کا انعقاد حوصلہ افزا رہا۔20 مفاہمتی یادداشتوں پردستخط کیے گئے۔ایک مشترکہ منصوبے کےعلاوہ40000 میٹرک ٹن خام لوہے کی خرید وفروخت کا معاہدہ بھی اس میں شامل ہے۔

نمائش کے دوران سرمایہ کاروں اورحکومتوں کے مابین مختلف نوعیت کی 179 اعلیٰ سطح کی میٹنگز منعقد ہوئیں۔159 غیر ملکی مندوبین اور19000 مقامی افراد کی شرکت نے اس نمائش کوکامیابیوں سے ہمکنار کیا آخری دن 4000 عام لوگوں نے بھی اس نمائش میں شرکت کی۔

بحری نمائش کا کامیاب انعقاد نہ صرف پاک بحریہ کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کا غماز ہے بلکہ خطے میں معاشی خوشحالی اورعالمی امن کے لیے پاک بحریہ کی کاوشوں کا آئینہ دار بھی ہے۔ایکسپوسنٹر کراچی میں منعقدہونے والی اس بحری نمائش کے لیے چھ ہالزمختص کیے گئے تھے 4 ہالز میں مقامی صنعت کار،سرمایہ کار اور بحری شعبے سے وابستہ اداروں کے اسٹالزلگائے گئے ایک ہال بین الاقوامی سرمایہ کاروں کے لیے مخصوص تھا جبکہ ایک اضافی ہال میں اس دوران ہونے والے معاہدوں کوحتمی شکل دی گئی۔نمائش تین روز تک جاری رہی آخری دن نمائش کوعوام الناس کے لیےکھول دیا گیا اپنی نوعیت کی یہ پہلی بین الاقوامی بحری نمائش لوگوں کو متاثر کیے بغیر نہ رہ سکی۔تیسرے دن نمائش روائتی انداز میں پاکستان میں بلیوا کانومی کے توسط سے پائیدار معاشی استحکام کے لیے پاک بحریہ کے موثر اقدامات کے تاثر کےساتھ اختتام پزیر ہوگئی۔